S_1996_5_423_425

سپریم کورٹ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5ایس۔سی۔آر

شرافت حسین (مردہ) بذریعے ایل آر ایس

بنام۔

محمد شیفیک اور دیگران

2 ستمبر 1996

کے۔رامسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

ضابطہ دیوانی، 1908 حد بندی ایکٹ، 1963:

قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے میں تاخیر-واحد اپیل کنندہ کی موت اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران ہوئی اپیل میں کمی کے طور پر مسترد کر دی گئی-تخفیف کو کالعدم قرار دینے، درخواست دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کرنے اور قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کے لیے دائر درخواست-مناسب وضاحت دینے میں ناکامی پر مسترد-اس حقیقت پر غور کرتے ہوئے کی گئی اپیل پر کہ متوفی کے وکیل کے طور پر تاخیر ہوئی-اپیل کنندہ بات چیت نہیں کر سکا اور قانونی نمائندے اپیل سے واقف نہیں تھے، جس کے نتیجے میں تخفیف ہوئی، تاخیر کو معاف کر دیا گیا-قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لایا گیا-عدالت عالیہ نے اپیل کو جلد از جلد نمٹانے کی درخواست کی۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 12261 آف 1996۔

1987 کے آر ایف اے نمبر 118 میں سی ایم پی نمبر 534/92 میں دہلی عدالت عالیہ کے 27.7.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

منوج سوروپ، ایس۔للیتا کوہلی، منوج کے آر۔مشرا اور سی۔سدھارتھ اپیل گزاروں کے لیے۔

جواب دہندگان نمبر 2 کے لیے شری نارائن اور یشونت ماتھر۔

جواب دہندہ 3 کے لیے محترمہ پریاہ نگورانی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکیلوں کو سنا ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل دہلی عدالت عالیہ کے 25 جولائی 1995 کو سی ایم پی نمبر 534/92 میں دیے گئے حکم سے پیدا ہوتی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ اپیل کو ختم کر دیا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں اسے مسترد کر دیا گیا تھا۔

اہلیت کے لحاظ سے حقائق کو بڑھاوا دینا ضروری نہیں ہے۔ یہ بیان کرنا کافی ہے کہ عدالت عالیہ میں پہلی اپیل زیر التوا ہے، واحد اپیل کنندہ 1 دسمبر 1990 کو انتقال کر گیا۔ مدعا علیہان کے وکیل نے 5 اگست 1991 کو موت کی اطلاع دی تھی، لیکن متوفی اپیل کنندہ کے وکیل کی طرف سے اپنے حلف نامے میں حلف لینے میں تاخیر کی وجہ سے درخواست دائر نہیں کی جا سکی۔ نتیجتاً، اپیل ختم ہونے کے بعد 18 نومبر 1991 کو مسترد کر دی گئی۔ پھر 4 مئی 1992 کو ایک درخواست دائر کی گئی جس میں تخفیف کو الگ کرنے، درخواست دائر کرنے میں تاخیر کی معافی اور واحد اپیل کنندہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کی درخواست کی گئی۔ اس درخواست کو مناسب وضاحت نہ دینے کی وجہ سے مسترد کر دیا گیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

متوفی اپیل کنندہ کے وکیل نے اپنے حلف نامے میں اس طرح بیان کیا ہے:

"چونکہ میرے پاس اپیل گزاروں کے قانونی وارثوں کا پتہ نہیں تھا یہاں تک کہ وہ اسی گھر میں رہتے تھے جہاں متوفی پھاٹک حبش خان میں رہتا تھا، اس لیے میں ان سے رابطہ یا رابطہ نہیں کر سکا کہ انہیں مقررہ وقت کے اندر وارثوں کے متبادل کے لیے درخواست دائر کرنی ہے۔ صرف آئی ڈی 1 پر متوفی کے قانونی نمائندوں میں سے ایک، شری مظہر حسین کو کھاری باؤلی میں مجھ سے ملنے کا موقع ملا کہ میں نے انہیں ان کے مرحوم والد کی طرف سے دائر کی گئی اپیل سے آگاہ کیا جس کے بارے میں انہوں نے مکمل لاعلمی اور اس میں کمی کا اظہار کیا"

نتیجتاً، درخواست 4 مئی 1992 کو دائر کی گئی۔ متوفی واحد اپیل کنندہ کے وکیل کے اس بیان کے پیش نظر کہ تاخیر اس لیے ہوئی ہے کیونکہ وہ مسنونی کے جواب دہندگان کی طرف سے جاری کردہ معلومات کے قانونی نمائندوں سے رابطہ نہیں کر سکے تھے اور یہ کہ قانونی نمائندے واضح طور پر اپنے والد کی طرف سے دائر اپیل سے واقف نہیں تھے، جس کے نتیجے میں قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر نہ لانے پر تخفیف ہوئی۔

اپیل کی اجازت ہے۔ تاخیر کو معاف کیا جاتا ہے۔ تخفیف کو الگ کر دیا جاتا ہے۔

قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے میں تاخیر کو معاف کیا جاتا ہے۔ قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لایا جاتا ہے۔ عدالت عالیہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپیل کو جلد از جلد نمٹائے۔ بنہ اخراجات کے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24